دوران طواف حطیم کے اندر سے گزرنا

[Urdu–أردو–الأُردية]

فتوی: شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: اسلام ہاؤس ڈاٹ کام

المرور بالحِجر أثناء الطواف

فتوى: الشيخ محمد بن صالح العثمين -رحمه الله-

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: موقع دار الإسلام

46597: دوران طواف حَطیم کے اندر سے گزرنا

سوال: بعض لوگ دوران طواف حطیم کے دروازے سے داخل ہو کر دوسری طرف نکل جاتے ہیں اور حطیم کے باہر سے طواف مکمل نہیں کرتے خاص کر شدید ازدھام (بھیڑ بھاڑ) کے وقت ایسا ہوتا ہے، تو کیا ان کا طواف صحیح ہو گا؟

Published Date: 2014-02-09

جواب:

الحمدللہ:

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ بعض لوگ دورانِ طواف ازدھام(بھیڑ بھاڑ) کے دنوں میں حطیم کے ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جاتے ہیں، وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ آسان اورزیادہ قریب ہے، لیکن ایسا کرنا بہت بڑی غلطی ہے، کیونکہ جو شخص بھی ایسا کرے وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر رہا ہے اوراس کا یہ طواف شمار نہیں ہو گا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿وَلۡيَطَّوَّفُوا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيقِ﴾[الحج:۲۹]

”اور اللہ تعالیٰ کے قدیم گھر کا طواف کریں “[سورہ حج:۲۹]

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حطیم کے باہر سے ہی طواف کیا ہے ، لہذا جب کوئی انسان حطیم کے اندر سے طواف کرتا ہے تو اسے بیت اللہ کا طواف کرنے والا شمار نہیں کیا جائے گا، اور اس کا طواف صحیح نہیں ہو گا ، یہ مسئلہ بہت خطرناک ہے اور خاص کر جب طواف رکن ہو جس طرح عمرہ کا طواف اور طوافِ افاضہ رکن ہے، اور اس کا علاج یہ ہے کہ ہم حجاج کرام کے سامنے یہ بیان کریں کہ ان کا طواف اس وقت تک صحیح نہیں جب

تک پورے بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور حطیم بھی بیت اللہ میں شامل ہے۔

حطیم یعنی حِجر کو حِجر اسماعیل کا نام دینا :

اس مناسبت سے میں چاہتا ہوں کہ یہ بیان کر دوں کہ حطیم کو بہت سے لوگ حِجر اسماعیل کا نام دیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسماعیل علیہ السلام تو اس کے بارے میں جانتے تک نہ تھے، اور نہ ہی یہ ان کا گوشہ ہے ، بلکہ یہ تو اس وقت بنا جب قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی اور ان کے پاس حلال مال کم ہو گیا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورے کعبہ کی تعمیر نہ کر سکے ، اور انہوں نے اس سے اس جانب کو چھوڑ دیا اور اسے حطیم اور حجر

کہا جانے لگا، لہذا اسماعیل علیہ السلام کو اس کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا اور نہ ہی ان کا اس میں کوئی عمل دخل ہی شامل ہے۔

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو طواف کرتے وقت کعبہ کو اپنے بائیں جانب رکھنے کا اہتمام نہیں کرتے بلکہ آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ اپنی عورتوں کے ساتھ طواف کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے کسی دوست کے ہاتھوں کو پکڑ کر عورتوں کے بچاؤ کے لیے حصار بنائے ہوئے طواف کرتے ہیں اور کعبہ کو اپنے پیچھے کیے ہوتے ہیں اور اس کا دوسرا دوست اس طرح طواف کر رہا ہوتا

ہے کہ کعبہ اس کے سامنے ہوتا ہے، یہ بھی بہت بڑی غلطی ہے۔

اس لیے کہ اہل علم کہتے ہیں :

صحیح طواف کیلئے دورانِ طواف کعبہ کو بائیں جانب رکھنا شرط ہے،لہذا اگر کسی نے کعبہ اپنی پیٹھ پیچھے یا سامنے رکھا یا پھر اپنی دائیں جانب رکھا تو اس کا یہ طواف صحیح نہیں ہوگا، چنانچہ انسان پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے ، اور اپنے پورے طواف میں کعبہ کو بائیں جانب رکھنے کی کوشش کرے۔

اور کچھ لوگ کعبہ کو شدید بھیڑ کی وجہ سے چند قدم اپنی پیٹھ پیچھے یا پھر سامنے کرلیتے ہیں، یہ بھی غلط ہے، لہذا آدمی پر واجب ہے کہ وہ اپنے دین کے لیے احتیاط سے کام لے، اور عبادت میں اللہ تعالیٰ کی حدود کا علم رکھے قبل اس کے کہ وہ ان حدود میں واقع ہوجائے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بصیرت کے ساتھ کرسکے۔

اورآپ اس بات پر تعجب کرینگے کہ کوئی شخص جب کسی ایسے ملک جانے کا ارادہ کرے جس کے راستے کا ہی اسے علم نہ ہوتو اس ملک کی جانب اس وقت تک سفر نہیں کرتا جب تک کہ وہ اس کے بارے میں کسی سے پوچھ نہ لے اور اس راستے کو تلاش نہ کرلے، اور پھر یہی نہیں بلکہ وہ

آسان ترین راستہ تلاش کرتا ہے تا کہ وہاں آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچ سکے ، اور بغیر راستہ بھولے اور ضائع ہوئے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

لیکن دینی معاملات میں بہت سارے لوگ -بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ - عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں اور انہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی حدود کا علم ہی نہیں ہوتا ، یہ کمی ہے، بلکہ یہ بہت بڑی کوتاہی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے ہدایت طلب کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ایسے لوگوں میں سے بنائے جو ان حدود کا علم رکھتے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا

ہے"۔انتہی ۔ ماخوذ از:(دلیل الأخطاء التی یقع فیہا الحاج والمعتمر)۔

(مُحتاج دُعا: عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com